تعلقات عامہ دفتر

جامعہ ملیہ اسلامیہ، نئی دہلی

April,14 2025

پریس ریلیز

جناب آچاریہ عزت مآب گورنر، آسام نے امبیڈکر کے یوم پیدائش دو ہزار پچیس کے موقع پر جامعہ ملیہ اسلامیہ میں ایک پروگرام کے دوران کہا 'ڈاکٹر بھیم راؤ امبیڈکر نے گھٹا ٹوپ تاریکی میں روشنی پھیلائی'

صاحب بصیرت رہنما اور قائد ڈاکٹر بی۔ آر۔ امبیڈکر کی وراثت کی یاد اور اس کی بازیافت کے لیے پروگراموں کے سلسلے کے آغاز میں جامعہ ملیہ اسلامیہ میں ان کی ایک سو پینتیسویں یوم پیدائش کے موقع پر انھیں شان دار خراج عقیدت پیش کرتے ہوئے تیرہ اپریل دو ہزار پچیس کو ایف ٹی کے سینٹر فار ٹکنالوجی آڈی ٹوریم میں پروگرام منعقد کیا۔ جامعہ ملیہ اسلامیہ کی جانب سے 'ملک کی تعمیر میں بابا صاحب، ڈاکٹر بھیم راؤ امبیڈکر کی خدمات' کے عنوان سے منعقدہ پروگرام میں پروفیسر ہربنش دکشت، مشیر راج بھون سکریٹریٹ حکومت آسام بطور مہمان اعزازی کی موجودگی میں جناب لکشمن پرساد آچاریہ، عزت مآب گورنر آسام، پروگرام میں مہمان خصوصی کی حیثیت سے شریک ہوئے۔ اسکول آف سوشل سائنس، جواہر لال نہرو یونیورسٹی (جے این یو) کے پروفیسر وویک کمار نے پروگرام کا کلیدی خطبہ پیش کیا جس کی صدارت پروفیسر مظہر آصف، شیخ الجامعہ، جامعہ ملیہ اسلامیہ نے پروفیسر محمد مہتاب عالم رضوی، مسجل، جامعہ ملیہ اسلامیہ کے ساتھ فرمائی۔

شان دار پروگرام کا آغاز قومی ترانے سے ہوا جس سے پورا ہال گونج اٹھا اس کے بعد جامعہ ٹیم کی جانب سے جامعہ کا ترانہ پیش کیا گیا اور پھر آئین کے معمار ڈاکٹر بھیم راؤ امبیڈکر کو گلہائے عقیدت نذر کیے گئے۔

شیخ الجامعہ، جامعہ ملیہ اسلامیہ نے مومنٹو اور شال سے عزت مآب گورنر جناب آچاریہ جی کا خیر مقدم کیا اس کے بعد جامعہ ملیہ اسلامیہ کے مسجل نے پروفیسر دکشت کا استقبال کیا، پروفیسر وویک کمار کی تہنیت پروفیسر راونس اور ڈاکٹر امت کمار ورما، جامعہ ملیہ اسلامیہ نے کی اور ڈاکٹر کپل اور ڈاکٹر آرونیش نے شیخ الجامعہ، جامعہ ملیہ اسلامیہ کا استقبال کیا اور پروفیسر راجن پٹیل، جامعہ ملیہ اسلامیہ نے جامعہ ملیہ اسلامیہ کے مسجل کا خیر مقدم کیا۔

پروفیسر مظہر آصف، شیخ الجامعہ، جامعہ ملیہ اسلامیہ نے خیر مقدمی تقریر میں جو غیر شعوری طور پر بھوجپوری اور آسامی زبانوں سے آراستہ تھی اور جس سے ذاتی تعلق اور خلوص وجذبہ چھلک رہا تھا کہا کہ جامعہ ملیہ اسلامیہ جو ہندوستانی روایات واقدار کی نشو ونما کا گہوارہ رہا ہے اور جو ملک کی گنگا جمنی تہذیب کی نمایاں مثال ہے اور جس میں سو سالہ ثروت مند تاریخ سمائی ہوئی ہے اس سرزمین پر

آسام کے عزت مآب گورنر کا استقبال کرتے ہوئے انھیں عزت افزائی کا احساس ہورہا ہے۔آزادی سے قبل کی تاریخ پر نظر ڈالتے ہوئے پروفیسر آصف نے کہا'' جامعہ صرف ایک یونیورسٹی نہیں ہے بلکہ ایک مشن ہے جس کی اخلاقی ثروت مندی اور بنیادی اقدار مہاتما گاندھی، رابندر ناتھ ٹیگور اور علی برادران جیسے ممتاز اور نمایاں رہنمایان قوم اور ملی قائدین کے افکار ونظریات سے روشنی حاصل کرتی ہے اور سبھی کے لیے عزت وتوقیر اور اخوت و بھائی چارہ اور گہرے طور پر مضبوط تہذیبی اقدار کا گہوارہ ہے۔یہی تہذیب، سنسکار اور سنسکرتی ہے جو جامعہ کی روح میں جاگزیں ہے اور جو ہمارے طلبہ کو آدمی سے انسان بنانے کا انقلاب آفریں کام کرتی ہے۔''

شیخ الجامعہ نے سامعین کو یاد دلاتے ہوئے کہ ڈاکٹر امبیڈکر آج، پہلے سے کہیں زیادہ بامعنی ہیں کہا کہ ہماری کئی بنیادی آزادی جن سے ہم آج فیض یاب ہورہے ہیں جیسے اظہار رائے کی آزادی، مذہب کی آزادی، آزادانہ طور پر نقل وحرکت کی آزادی، لباس کی آزادی وغیرہ وغیرہ یہ انھی سے منسوب ہیں۔قابل ذکر ہے کہ جامعہ ملیہ اسلامیہ کے تقریباً چالیس فی صد طلبہ جغرافیائی، لسانی، سماجی اور معاشی لحاظ سے سماج کے کمزور اور پس ماندہ طبقات اور خطوں سے آتے ہیں اور اس طرح یونیورسٹی نہ صرف ان کی زندگیوں اور برادریوں کو خود مختار بناتی ہے بلکہ ملک کی تعمیر میں بھی اہم کردار نبھارہی ہے۔

پروفیسر آصف کا اعلان کہ یہ پروگرام صرف شروعات ہے اور جامعہ بابا صاحب کے یوم پیدائش کا جشن انتہائی جوش وخروش اور توانائی وسرگرمی کے ساتھ منائے گی جس کا سامعین نے تالیوں سے خیر مقدم کیا۔

عالمی شہرت یافتہ ماہر سماجیات اور پبلک انٹلیکچوئل پروفیسر وویک کمار جنھوں نے سینٹر فار دی اسٹڈی آف سوشل سسٹم ،اسکول آف سوشل سائنسز ، جے این یو میں بطور پروفیسر اور بحیثیت چیئر پرسن اپنی خدمات انجام دی ہیں اور کولمبیا یونیورسٹی ،نیویارک اور ہمبولٹ ، برلن میں ویزیٹنگ پروفیسر کے طور پر بھی کام کیا ہے انھوں نے پروگرام میں کلیدی خطبہ پیش کیا۔سامعین سے کھچا کھچ بھرے ہال میں پروفیسر کمار نے کہا کہ دو سوالات ہیں جن کے متعلق ہمیں غور کرنا ہے ۔پہلا یہ ہے کہ ایک تعلیمی یا یونیورسٹی نظام میں ڈاکٹر بی ۔آر امبیڈکر کا کیسے تجزیہ کیا جائے اور یہ تجزیہ سیاست دانوں اور عام لوگوں سے کیسے مختلف ہو۔انھوں نے اس حقیقت کی جانب توجہ مبذول کرائی کہ مقبول عام اور سماجی امبیڈکر کو'اکیڈمک امبیڈکر' کے تصور سے جداگانہ سمجھنا چاہیے، دوسرا یہ سوال ہے کہ اس بات سے کیسے کہ بچیں کہ انھیں صرف دلتوں کا مسیحا سمجھا جائے یا آئین کا معمار یا صرف آئین کو تیار کرنے والا کیوں کہ وہ اور بھی بہت کچھ تھے۔ پروفیسر کمار اس کے لیے سامعین کی توجہ اس نظریے کی طرف لے گئے جس نظریے سے انھوں نے اپنی علم وعرفان عطا کیا۔مقرر موصوف نے ڈاکٹر امبیڈکر کے علم و دانش کی فلسفیانہ بنیادوں کے طور پر درج ذیل تناظرات کی طرف اشارے کیے یعنی تاریخی، متنی، ارتقائی، تقابلی اور بین الاقوامی ۔اس کے علاوہ انھوں نے طلبہ کو یاد دلایا کہ ڈاکٹر امبیڈکر کے علم وعرفان کا منبع وسرچشمہ آثاریاتی، آبادی کے شماریاتی اعداد وشمار، کمیشن کی رپورٹوں، مختلف اخبارات کے تراشوں اور

تجرباتی حقیقت سے ماخوذ تھا۔

آج کے نوجوانوں کو ڈاکٹر امبیڈکر کی خدمات یاد دلانے کی خاطر پروفیسر کمار نے ان کے یوم پیدائش کے موقع پر پروگراموں کے انعقاد کے لیے پروفیسر آصف کو مبارک باد دی۔

ملک کی تعمیر کے سلسلے میں مقنّنہ اسمبلی میں ڈاکٹر بی آر امبیڈکر کی تقاریر اور ہندوستان میں جمہوریت کے مستقبل پر ڈاکٹر امبیڈکر کے نظریات پر پروگرام کے مہمان اعزازی پروفیسر دکشت کی تقریر مرکوز تھی۔ پروفیسر موصوف نے اس بات پر زور دیا کہ آئین کوئی عام دستاویز نہیں ہے کیوں کہ اس کا کام ان لوگوں کی نیتوں پر منحصر ہے جو اسے لاگو کرتے ہیں۔ انھوں نے حاضرین کو ڈاکٹر امبیڈکر کی غیر معمولی خدمات یاد دلائیں جن کی وجہ سے ذات پات اور طبقات کی بنیاد پر روا رکھے جانے والے امتیاز سے سوسائٹی کو آزادملی ہے اور سبھی کے لیے عزت اور سماجی انصاف کا تحفظ ہوا ہے۔

ڈاکٹر دکشت نے طلبہ کو یاد دلایا کہ ’جمہوریت کوئی مراعات نہیں ہے‘ اس بات کا کریڈٹ کہ ہندوستان شروع سے ہی ایک جمہوری ملک رہا ہے اور ملک کے آغاز کے ساتھ ہی پارلیمانی جمہوریت پھولی پھلی ہے اس کا سرا ڈاکٹر بی۔ آر۔ امبیڈکر سے جاملتا ہے۔ امریکہ اور دیگر ملکوں کے تجزیہ کاروں کے تقابلی مطالعے سے نتیجہ اخذ کرتے ہوئے جن میں نسل، جنس، طبقہ کے بنیادوں پر امتیازی سلوک کیا جاتا ہے اور ’اپنا علاحدہ لیکن مساوی ٹریٹمنٹ‘ کو دیکھا اور برتا ہے پروفیسر موصوف نے کہا کہ ہندوستان نے تقریباً ہر محاذ پر زبردست مظاہرہ کیا ہے۔ پروفیسر موصوف نے ڈاکٹر امبیڈکر کو یاد کرتے ہوئے انتباہ دیا کہ وہ بدترین دن ہوں گے جب ہم اپنے ذاتی اغراض ومقاصد کو ملک کے مفاد سے اوپر رکھیں گے اور یہی وہ خندق ہے جس میں گرنے سے ہمیں بچنا ہے اس فکر کے ساتھ کہ آئین اور دستور ’ہم عوام کے لیئے‘ ہے۔

پروگرام کے مہمان خصوصی اور تعلیم، سیاست اور عوامی خدمات کے میدان میں اپنی غیر معمولی خدمات کے لیے مشہور آسام کے گورنر عزت مآب جناب لکشمن پرساد آچاریہ نے ڈاکٹر بی۔ آر۔ امبیڈکر کی بیش قیمت خدمات کی یاد اور ان کے اعتراف میں بامعنی پروگرام کے انعقاد کے لیے جامعہ ملیہ اسلامیہ کو مبارک باد دی۔

اپنی تقریر میں انھوں نے باباصاحب کی زندگی کی مشکلات اور مصائب کا ذکر کیا اور بتایا کہ وہ ایسی جگہ پیدا ہوئے جہاں ان کی ذات کی وجہ سے ان کے ساتھ امتیازی سلوک روا رکھا گیا اور کیسے وہ ڈٹے رہے اور ان مشکلات اور نامساعدت اور روکاوٹوں کے باوجود کس طرح اور بھی مضبوط ہوکر ابھرے۔ اسی لیے انھوں نے طلبہ سے خطاب کرتے ہوئے کہ وہ اپنے مایوسی کے لمحات میں دماغی قوت اور حوصلے لیے باباصاحب کی تصویر دیکھنی چاہیے اور امبیڈکر کا اقتباس دیتے ہوئے کہا کہ صرف وہی لوگ جوڑنے سے خائف نہیں ہیں، واقعی طور پر جینا جانتے ہیں، عزت مآب گورنر آچاریہ جی نے کہا کہ طلبہ کی قوت ارادی بہت مضبوط ہونی چاہیے اور پختہ عزم ہونا چاہیے کیوں کہ امبیڈکر کے افکار وخیالات ہم سبھی کو طاقت اور حوصلہ دیں گے۔

عزت مآب گورنر پروفیسر آصف کے الفاظ دہراتے ہوئے کہ جامعہ طلبہ کو زیادہ آدمی سے انسان بناتی ہے کہا کہ کسی بھی تعلیمی نظام کا رول طلبہ میں اعلی اقدار کی تخم ریزی ہے تاکہ ذات پات، نسل، مذہب، زبان کی حدبندیوں سے اوپر اٹھ کر سوچیں اور ایسا کر کے ایک انسان کے فرائض کی تکمیل کے ساتھ دوسرے کی ذمہ داریوں کو پورا کریں۔ ہماری تعلیم کا یہ سچا اور واقعی مقصد ہونا چاہیے ورنہ ہمارے تدریسی وآموزشی نظام میں کمی اور خامی ہے۔ انھوں نے مزید کہا کہ انسانیت کو آزاد کرنے اور نجات دلانے کے لیے ڈاکٹر بی۔ آر۔ امبیڈکر کا نام عظیم ترین مرد اور خواتین میں شمار کیا جائے گا۔ انھوں نے کہا کہ ڈاکٹر امبیڈکر نے گھٹا ٹوپ تاریکی میں روشنی کی کرن پھیلائی ہے اور انسانیت کا راستہ روشن کیا ہے۔ جناب آچاریہ جی نے کہا کہ یہ درست اور بجا تھا کہ ہم انھیں صرف آئین کے معمار اور بانی دستور ہند کے طور پر نہیں یاد کیا بلکہ ان کے فلسفے اور ان کی تعلیمات کو سمجھتے ہیں صرف سیاسی اور قانونی نقطہ نظر سے نہیں بلکہ اخلاقی نقطہ نظر سے بھی۔ ڈاکٹر امبیڈکر نے اپنی زندگی دلتوں، خواتین، مظلوم اور پسماندوں اور دیگر پسماندوں کی ترقی کے لیے وقف کردی اور ہماری صدر جمہوریہ محترمہ دروپدی مرمر باباصاحب کی اقدار اور ان کے وژن کی مثال ہیں۔

ڈاکٹر آچاریہ جی نے اپنی گفتگو یہ کہتے ہوئے مکمل کی کہ ڈاکٹر امبیڈکر کا پیغام آج بھی اہم اور بامعنی ہے اور اسے جاننا کافی نہیں بلکہ اس پر عمل کرنا چاہیے۔

شیخ الجامعہ، جامعہ ملیہ اسلامیہ اور مسجل جامعہ ملیہ اسلامیہ نے عزت مآب گورنر جناب آچاریہ کی خدمت میں آئین کی اصلی کاپیاں پیش کیں۔ اس کے بعد شیخ الجامعہ، جامعہ ملیہ اسلامیہ اور مسجل جامعہ ملیہ اسلامیہ نے پروفیسر ہربنش دکشت کو بھی آئین کی کاپی پیش کی۔ شیخ الجامعہ، جامعہ ملیہ اسلامیہ اور مسجل جامعہ ملیہ اسلامیہ نے پروفیسر کمار کو بھی آئین کی ایک کاپی پیش کی اور پھر ڈاکٹر کپل، جامعہ ملیہ اسلامیہ اور ڈاکٹر آرونیش جامعہ ملیہ اسلامیہ نے شیخ الجامعہ، جے ایم آئی اور مسجل جامعہ ملیہ اسلامیہ کو آئین کی اوریجنل کاپیاں پیش کیں۔

پروفیسر محمد مہتاب عالم رضوی نے شکریہ ادا کرتے ہوئے کہا کہ جامعہ ملیہ اسلامیہ خوش قسمت ہے کہ اس نے عزت مآب گورنر اور پروفیسر دکشت اور پروفیسر وویک کمار کے ساتھ ایک تاریخی اور اہم پروگرام منعقد کیا ہے۔ انھوں نے تلخیص پیش کرتے ہوئے ممتاز مقررین کی تقریروں کے چند اہم نکات کا ذکر کیا اور کہا کہ ڈاکٹر بی۔ آر امبیڈکر کی خدمات صرف آئین سازی کے حوالے سے یاد نہیں کی جائیں گی بلکہ سماجی انصاف اور مساوات اور معاشی دائروں کے ساتھ ساتھ اس لیے بھی یاد کی جائیں گی کہ کس طرح ہندوستان کے کلیدی معاشی ادارے اور ارتقائی معاشی پالیسیاں ڈاکٹر امبیڈکر کے افکار وخیالات سے ماخوذ ہیں۔ انھوں نے مزید کہا کہ سماجی انصاف اور عدل کے فروغ میں معاشی اور پالیسی پیراڈائم کا اہم رول ہوتا ہے۔ پروفیسر رضوی نے کہا کہ نوجوان ملک کا مستقبل ہیں اور ہمارے نوجوان محقق اسکالر کو ڈاکٹر امبیڈکر کی تحریروں کو پڑھنا چاہیے اور ان سے تحریک حاصل کرنی چاہیے۔ انھوں نے پروگرام کی آرگنائزنگ کمیٹی کی کوششوں کی تعریف کی۔ ڈاکٹر کپل دیو، ڈاکٹر راجویر سنگھ، ڈاکٹر آرونیش کمار سنگھ

، پروفیسر راونس، ڈاکٹر امت کمار ورما، ڈاکٹر ڈوری لال اور این سی سی ٹیم، سیکوریٹی ٹیم، صفائی عملہ اور شعبہ باغبانی اور یونیورسٹی کے ٹکنیکل اور انتظامی اسٹاف کی کوششوں کی ستائش کی۔ پروگرام میں جامعہ کے عہدیداران، ڈین فکلٹیز، کارگزار ڈی ایس ڈبلیو، سیکوریٹی ایڈوائزر، صدور شعبہ جات، ڈائریکٹر مراکز، شیخ الجامعہ کے افسر بکار خاص، بیرونی طلبہ مشیر، چیف لائبریرین اور فیکلٹی اراکین اور طلبہ نے بڑی تعداد میں شرکت کی۔

تعلقات عامہ دفتر

جامعہ ملیہ اسلامیہ نئی دہلی